سوال

(229) سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھو

اس مسئلہ کی بابت چند باتیں قابل توجہ ہیں جن سے اس مسئلہ کا فیصلہ ہوسکتا ہے :

(1) پہلے ہاتھ رکھنے ، یا پہلے گھٹنے رکھنے کی ، دونوں حدیثوں میں من حیث السند کون راجح ہے ؟ ۔

(2) جوقدحیں سجدہ جاتے وقت پہلے ہاتھ رکھنے کی ، حدیث پر کی گئی ہیں وہ درحقیقت قدح ہیں ؟ یا ان کا خیال ہی خیال ہے ؟

(3) کیا پہلے ہاتھ رکھنے کی حدیث سلف اہل حدیث میں معمول بہ تھی ؟ اوراس پر تعامل کی حالت کیا تھی ؟ ۔

(4) پہلے گھٹنے رکھنے کی حدیث پر جوقدحین اور جرحین کی گئی ہیں وہ دفع کی گئی ہیں ۔

(5) کیا نسخ کی بحث یہاں آسکتی ہے ؟ اور نسخ کے لیے کیا کیا شرائط ہیں ؟

پہلی بحث : من حیث السند اسی حدیث کو ترجیع ہے جس میں سجدہ جاتے ہوئے ہاتھ رکھنے کا حکم ہے ۔ پہلے وہ حدیث بتمامہ مع ترجمہ نقل کی جاتی ہے :

(1) حدثنا سعید بن منصورنا عبدالعزیز بن محمد حدثنی محمد بن عبداللہ بن حسن عن ابی الزناد عن الأعرج عن أبی ہریرة قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : إذا سجد احدکم فلایبرک کما یبرک العیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ ،، .

(2) حدثنا قتیبة بن سعیدنا عبداللہ بن نافع عن محمد بن عبداللہ بن حسن عن أبی الزناد عن الأعرج عن أبی ہریرة قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : یعمد أحدکم ، یبرک کما یبرک الجمل

''

یعنی : ''ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ : جب تم میں سے کوئی سجدہ کرلے ، تو چاہیے کہ پہلےاپنے دونوں ہاتھوں کورکھے ،اوراونٹ کی طرح (پہلےاپنے گھٹنے رکھ کر) نہ بیٹھے ،کیاتم میں سے کوئی قصد کرتا ہے اونٹ کی طرح (پہلے گھٹنے رکھ کر) بیٹھنے کا ،، (سوایسا نہیں کرنا چاہیے) ۔

اس حدیث کو ابوداؤد ، ترمذی ، نسائی ، دارقطنی ، ابن خزیمہ اورامام احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے، اس حدیث کی بابت حافظ ابن حجر فتح الباری (2 291) وبلوغ المرام (ص:108) میں لکھتے ہیں : ''أخرجہ الثلاثۃ، وھوأقو من حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ : رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ ، أخرجہ الأربعۃ، قال : للأول شاھد من حدیث ابن عمر، صححہ ابن خزیمۃ، وذکرہ البخاری معلقاً موقوفا،، ۔

یعنی : ''پہلے ہاتھ رکھنے کی حدیث کوائمہ ثلاثہ ابوداؤد، نسائی، ترمذی، نے روایت کیا ہے،اور یہ حدیث سجدہ جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھنے کی (جوابوہریرہ سے مروی ہے)وائل بن حجر کی حدیث سے اقوی ہے،جس میں یہ ذکر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ :میں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ جاتے ہوئے پہلے گھٹنے رکھتے ہوئے دیکھا ۔اس لیے کہ پہلی حدیث (یعنی سجدہ میں پہلے ہاتھ رکھنے) کےلیے ابن عمر کی حدیث سے ایک شاہد موجود ہے جس کی تصحیح ابن خزیمہ نے کی ہے،جس کوامام بخاری نے صحیح بخاری میں تعلیقات میں روایت کیا ہے،، ۔

صحیح بخاری میں ''باب یھوی بالتکبیر حین یسجد. وقال نافع : کان ابن عمر یضع یدیہ قبل رکبتیہ،، اورفتح الباری،، (2/290) میں ہے : ''وصلہ ابن خزیمۃ والطحاوی وغیرھما من طریق عبدالعزیزالداراوردی عن عبیداللہ بن عمر عن نافع بھذا، وزادفی آخرہ : ویقول : کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ذلک،، ۔

یعنی : ''امام بخاری باب قائم فرماتے ہیں ، اس امر کا کہ سجدہ جاتے ہوئے تکبیر کے ساتھ جھکے ۔ اور جھکنے کی کیفیت یہ ہوکہ پہلے ہاتھ رکھے ۔ جیساکہ عبداللہ ابن عمر کرتے تھے ۔عبداللہ بن عمر کے اثرکو(جومعلق ہے)ابن خزیمہ اور طحاوی وغیرہ نے موصول کیا ہے،جس کے اخیر میں یہ جملہ بھی ہے کہ : عبداللہ بن عمرکہتے ہیں کہ :میں نے سجدہ جاتے ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوپہلے ہاتھ ہی رکھتے ہوئے دیکھا،، ۔

ایک دوسری جگہ فتح الباری (2 291) میں ہے : ''والذی یظھر أن أثرابن عمر من جملۃ الترجمۃ، فھو مترجم بہ لا مترجم لہ ، والترجمۃ قد تکون مفسرۃ لجمل الحدیث، وھذا منھا،، ۔

یعنی : ''جوبات بعدتدبر وبحث کے ظاہر ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ ابن عمر کا اثر(جوامام بخاری نے باب کےنیچے کرکیا ہے) ترجمہ باب میں داخل ہے ۔ ترجمہ باب سے خارج نہیں ، اورترجمۃ الباب کبھی مجمل حدیث کا مفسر ہوتا ہے،اوریہاں بھی ایسا ہی ہے،،یعنی : جوطویل حدیث اس باب کے ثبوت میں آگے آتی ہے اس میں سجدہ جاتے ہوئے کی کیفیت مجمل ہے، امام موصوف نے اس باب کے ذریعہ اس کی تفسیر کردی کہ پہلے ہاتھ رکھنا چاہیے ۔حدیث طویل کا مجمل ٹکڑا یہ ہے کہ ''ثم یقول :أکبر حین یھوی ساجدا،، یعنی : پھراللہ اکبر کہتے جب سجدہ جانے کوجھکتے اورہاتھ پہلے رکھتے کما کان یفعل ابن عمر ۔

عن المعبود(3/50) میں ہے : ''قال الحافظ ابن سید الناس : سندالناس :أحادیث وضع الیدین قبل الرکبتین أرجح ، وقال : ینبغی أن یکون حدیث أبی ہریرۃ داخلافی الحسن علی رسم الترمذی لسلامۃ رواتہ من لجرح،، ۔

یعنی : ''حافظ سیدالناس نے بھی حافظ ابن حجر کی طرح اسی حدیث کوراجح بتایا، جس میں قبل گھٹنوں کے ہاتھوں کے رکھنے کا ذکر ہے ۔

وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ترمذی کی اصطلاح کے مطابق بھی حسن ہونی چاہیے ، کیوں کہ اس کے رواۃ جرح سے سالم ہیں،، ۔

دیکھو حافظ ابن حجر العسقلانی اور حافظ ابن سیدالناس نے من حیث السند اسی حدیث کومع دلیل ترجیح دی اوراقوی بتایا ، جس میں سجدہ جاتے وقت پہلے ہاتھوں کے رکھنے کا حکم ہے ۔ اورامام المحدثین امام بخاری نے بھی سجدہ جاتے ہوئے تکبیر کہنے کی حدیث (جومجمل تھی) کی تفسیر اسی سے کی ۔ یہ اس حدیث سے جس میں سجدہ جاتے ہوئے گھٹنے رکھنے کا ذکر ہے ۔ اس سے معلوم ہواکہ امام بخاری نے بھی اسی کواقوی ٹھہرایا ۔

عون المعبود(3 50) میں ہے ''وقد أخرجه الدار قطني بإسناد حسن، والحاكم في المستدرك مرفوعا بلفظ: إن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا سجد يضع يديه قبل ركبتيه، وقال: على شرط مسلم،،.

یعنی: ''سجدہ جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھنے کی حدیث کو حاکم اور دارقطنی نے بھی روایت کا ہے۔ دار قطنی نے باسناد حسن روایت کی ہے۔ اور حاکم نے ''علی شرط مسلم،، کہا ہے،،۔

خلاصہ یہ کہ اس مضمون کی حدیث باختلاف سند ابوداؤد، ترمذی، نسائی، حاکم، احمد، طحاوی، ابن خزیمہ اور دارقطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اس بیان سے حدیث مذکور کا راجح واقوی ہونا ظاہر ہوگیا۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 334

محدث فتویٰ